واحد جمع

(Singular-Plural)

ان دونوں خانوں میں دکھائی گئی تصویروں پر غور کیجیے:

'الف' کے خانے میں ایک کتاب اور ایک پنسل کی تصویر دی گئی ہے، اور 'ب' کے خانے میں کئی کتابوں اور پنسلوں کی تصویریں ہیں۔ آپ جانتے ہیں کہ ہر چیز کی کوئی نہ کوئی تعداد ہوتی ہے۔

"تعداد میں جب کوئی ایک چیز ہو تو، اسے واحد کہتے ہیں۔"

''اور جب ایک سے زیادہ ہوتو ،اسے جمع کہتے ہیں۔''

واحد سے جمع بناتے وقت لفظ کی شکل بدل جاتی ہے:

گھوڑا	گھوڑے	دائرہ	دائرے
لڑکا	لڑکے	چمچہ	چمچے

یہ بھی ذہن میں رہے کہ واحد سے جمع بناتے وقت جملے کی شکل بھی بدل جاتی ہے۔ جیسے:

گھوڑا دوڑ رہا ہے — گھوڑے دوڑ رہے ہیں

لڑکا کھیل رہا ہے — لڑکے کھیل رہے ہیں

بچّہ پڑھ رہا ہے — بچّے پڑھ رہے ہیں

یہ بھی یاد رکھیں کہ واحد لفظ کے آخر میں اگر 'ی' ہو تو اس کی جمع بنانے میں 'اں' لگایا جاتا ہے۔ جیسے:

لڑکی — لڑکیاں

کلی — کلیاں

کھڑکی — کھڑکیاں

گلی — گلیاں

'اں' کے علاوہ 'وں' لگا کر بھی جمع بنائی جاتی ہے۔ جیسے:

لوگ — لوگوں

گھر — گھروں

'ئیں' لگا کر بھی واحد سے جمع بناتے ہیں:

دوا	دوائیں
دعا	دعائیں
گھٹا	گھٹائیں
صدا	صدائیں

کہیں 'یں' لگا کر بھی جمع بنائی جاتی ہے۔ جیسے:

شام	شامیں
رات	راتیں
راہ	راہیں
خبر	خبریں

اوپر کی مثالوں میں واحد سے جمع بنانے کا یہ اردو قاعدہ ہے۔ اس کے علاوہ اردو میں فارسی، عربی قاعدے سے بھی واحد سے جمع بنائی جاتی ہے۔ فارسی قاعدے کے مطابق یہ الفاظ دیکھیے:

خیال	خیالات
سوال	سوالات
احساس	احساسات

اب عربی قاعدے کے مطابق واحد سے جمع بنانے کی یہ مثالیں دیکھیے:

قسم	اقسام
شعر	اشعار

حاکم	حُکّام
ذریعہ	ذرائع
شاعر	شعرا
امیر	امرا
رسالہ	رسائل
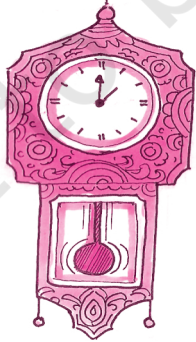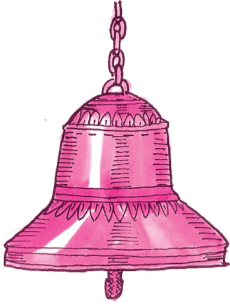
درج ذیل میں واحد اور جمع کی شناخت کیجیے:

جوابات سائل تجربہ خیالات آئینے ادائیں

غربا بچّہ پھولوں

جنس

(Gender)

(تذکیروتانیث)

جنسِ حقیقی

ان تصویروں کو دیکھیے :

(ب)	(الف)
لڑکی	لڑکا
گھڑی	گھنٹہ

'الف' خانے میں جو تصویریں ہیں وہ جنس کے اعتبار سے ہیں اور 'ب' میں جو تصاویر ہیں وہ 'مادہ' ہیں۔

"جاندار چیزوں کے 'نر' مذکر اور 'مادہ' مؤنث کہلاتے ہیں۔"

انھیں جنسِ حقیقی بھی کہتے ہیں۔

جنسِ غیر حقیقی

اب ذیل کے خانوں میں دیے گئے لفظوں پر غور کیجیے:

(الف)	(ب)
ہوا کرسی دنیا ندی زنجیر مٹی گھٹا کتاب	اخبار جہاز پیڑ پرندہ کاغذ آسمان قلم

یہ سبھی نام غیر جان دار یا بے جان ہیں۔

'الف' خانے کے تمام لفظ مؤنث ہیں اور 'ب' خانے کے سب الفاظ مذکر۔

"غیر جان دار، بے جان چیزوں کے مذکر، مؤنث کو جنسِ غیر حقیقی کہتے ہیں۔"

ان مثالوں سے اسم کے مذکر یا مؤنث ہونے کا پتا چلتا ہے۔ ذیل کی مثالوں پر غور کیجیے:

ہوا چل رہی تھی۔ گھٹا چھائی ہوئی تھی۔

ندی پہاڑ سے اترتی ہے۔ زنجیر کھنکی۔

کرسی ٹوٹ گئی۔ ہر طرف مٹّی اڑنے لگی۔

یہ جملوں کے اسم مؤنث ہیں۔ اردو زبان کی ایک اہم خاصیت یہ ہے کہ اسم مؤنث ہو تو جملے میں اس کا فعل بھی مؤنث استعمال کیا جاتا ہے جیسا کہ ہم نے اوپر کی مثالوں میں دیکھا۔

چل رہی/ چھائی/ اترتی/ کھنکی/ ٹوٹ گئی/ اُڑنے لگی مثالیں بتاتی ہیں کہ فعل کا تانیث یعنی اس کا مؤنث ہونا فعل کے خاتمے پر آنے والی آواز ''ی'' سے ظاہر ہوتا ہے۔

ان جملوں پر غور کیجیے:

لڑکا آیا۔	اس نے اخبار پڑھا۔
جہاز اُڑ گیا۔	پیڑ ہرا ہو گیا۔
پرندہ مُنڈیر پر بیٹھا تھا۔	کاغذ پھٹا ہوا تھا۔

اِن جملوں میں سبھی اسم مذکّر ہیں۔ اس لیے ان کے ساتھ آنے والے فعل بھی مذکّر ہیں جیسا کہ ان جملوں میں: آیا/ پڑھا/ اُڑ گیا/ ہو گیا/ بیٹھا تھا/ پھٹا ہوا تھا، فعل مذکّر اسم کی وجہ سے مذکر ہیں۔